سوموار اور جمعرات کو (اللہ کے ہاں) اعمال پیش کیے جاتے ہیں، لہٰذا مجھے یہ پسند ہے کہ میرا عمل (بارگاہِ الٰہی میں) پیش کیا جائے تو میں روزے سے ہوں

ابو ہریرہ رضي اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سوموار اور جمعرات کو (اللہ کے ہاں) اعمال پیش کیے جاتے ہیں، لہٰذا مجھے یہ پسند ہے کہ میرا عمل (بارگاہِ الٰہی میں) پیش کیا جائے تو میں روزے سے ہوں“۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ: ”پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، سوائے اس آدمی کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان کوئی عداوت ہو، چناں چہ کہا جاتا ہے کہ: ان دونوں کو مہلت دے دو یہاں تک کہ یہ آپس میں صلح کر لیں، ان دونوں کو مہلت دے دو یہاں تک کہ یہ آپس میں صلح کر لیں“۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ: ”ہر سوموار اور جمعرات کو (اللہ کے ہاں بندوں کے) اعمال پیش کیے جاتے ہیں، تو اللہ ہر اس بندے کو بخش دیتا ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا سوائے اس آدمی کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان کوئی عداوت و دشمنی ہو، اور اللہ کہتا ہے: ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ آپس میں صلح کر لیں“۔

[صحیح] [اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ - اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔]

”اعمال پیش کیے جاتے ہیں“ یعنی اللہ کے یہاں پیش کیے جاتے ہیں ”سوموار اور جمعرات کو، لہٰذا مجھے یہ پسند ہے کہ میرا عمل (بارگاہِ الٰہی میں) پیش کیا جائے تو میں روزے سے ہوں“ یعنی بلندئ درجات میں کثرت و زیادتی طلب کرنے اجر و ثواب کے حصول کے لیے۔ اس حدیث کے دوسرے الفاظ اس طرح ہیں: ”ہر سوموار اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں“ جنت کا کھلنا حقیقت پر مبنی ہے کیوں کہ جنت مخلوق ہے۔ اور آپ ﷺ کا یہ فرمان: ”ان دو دنوں میں ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا“ یعنی بندے کے صغیرہ گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے، اور رہے کبیرہ گناہ تو اس کے لیے توبہ ضروری ہے۔ اور آپ ﷺ کا یہ فرمان: ”سوائے اس آدمی کے“ یعنی اس انسان کے سوا ”کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان“ یعنی مسلمان بھائی کے درمیان، ”شحناء“ یعنی عداوت و دشمنی، ”چناں چہ کہا جاتا ہے کہ: ان دونوں کو مہلت دے دو“ یعنی اللہ فرشتوں سے کہتا ہے ان کے معاملے کو مؤخر کر کے انہیں مہلت دے دو، ”یہ دونوں“ یعنی یہ دونوں آدمی جن کے درمیان عداوت و دشمنی ہے اور ایسا ان کی سرزنش اور قطع تعلقی کے گناہ کی وجہ سے کہا جاتا ہے، یہاں تک کہ دشمنی رفع دفع ہو جائے اور دونوں آپس میں صلح کر لیں یعنی آپسی تعلق کو قائم کر لیں کہ جس سے دشمنی ختم ہو جائے، یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ انسان پر واجب ہے کہ وہ عداوت و دشمنی اور آپسی بغض و نفرت کو جلدی ختم کرنے کی کوشش کرے، بھلے ہی وہ نفرت و عداوت کو ختم کرنے کی درخواست کرنے میں ذلت محسوس کرے۔ لہٰذا اسے چاہیے کہ وہ صبر کرے اور اجر و ثواب کی امید رکھے کیوں کہ اس سے متعلق انجام کار قابلِ ستائش ہے، اور انسان جب کسی عمل سے متعلق خیر و بھلائی اور اجر و ثواب کو جان لیتا ہے تو وہ عمل اس کے لیے آسان ہوتا ہے، ایسے ہی انسان جب کسی کام کے ترک کرنے پر وعید کو جان لیتا ہے تو اس کام کا کرنا اس کے لیے سہل و آسان ہو جاتا ہے۔

لجنة الدعوة الإلكترونية
EDC E-Da'wah Committee

النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY